رسکی ، حالانکہ گزشتہ پارلیمنٹ میں مسلمان ممبروں کی تعداد صرف ۲۷ تھی اور اس مرتبہ ۴۸ ہے اس کے معنی یہ ہیں کہ ۴۵ مسلمان سیکولر پارٹیوں کے ٹکٹ پر پارلیمنٹ میں آئے ہیں ، اور مسلم فرنٹ جو فرقہ وارانہ جماعت ہے وہ صرف تین [ایک] جگہ کامیاب ہوئی ہے مولانا ابوالکلام آزاد بار بار کہتے تھے کہ ہندوستان ایسے ملک میں ایک اقلیت کا فرقہ وارانہ بنیاد پر پارلیمنٹری سیاست میں حصہ لینا اس کے لئے سود مند نہیں بلکہ موجب ہلاکت ہے لیکن نہایت افسوس کی بات ہے کہ جو مسلمان اس طریق سیاست کے خوگر ہیں آج ۳۲ برس گذرنے کے بعد بھی انہیں ہوش نہیں آیا اور اس میں ان لوگوں کی گراوٹ کا یہ عالم ہے کہ انہیں آر ایس ایس اور جن سنگھ جیسی اسلام دشمن جماعتوں کے ساتھ سازباز کرنے میں بھی تامل نہیں ہوا جیسا کہ لوگوں نے بتایا کہ مسلم فرنٹ کی ناکامیابی کی سب سے بڑی وجہ یہ ہے کہ اس کے کارکن کثرت سے آر ایس ایس اور جن سنگھ کے لوگ تھے ،

~~~~~~~~~~

افغانستان کی صورت حال روز بروز خطرناک ہوتی جا رہی ہے اب وہاں روس کا مکمل قبضہ ہے خبر آئی تھی کہ افغانی سکہ کے بجائے اب روبل روسی سکہ چل رہا ہے؎ لیکن لطف یہ ہے کہ خود صدر افغانستان روس کے گن گا رہا اور اس کا شکریہ ادا کر رہا ہے اس بنا پر روس کو بھی یہ جارحانہ اقدام کے جواز میں یہ کہنے کا موقع ملا کہ وہ خود نہیں آیا ہے بلکہ افغان روس معاہدہ کی بنیاد پر افغانستان گورنمنٹ کی طلب پر باغیوں کے خلاف اس کی مدد کی غرض سے آیا ہے۔

صدر افغانستان کی حمایت اور شکریہ اور روس کے اس استدلال نے بعض حکومتوں جن میں ہندوستان بھی شامل ہے اور بعض سیاسی پارٹیوں کو ایک عجیب غلط فہمی میں مبتلا کر دیا ہے اور اسی وجہ سے ان کے دلوں میں روس کے لئے ایک نرم گوشہ پیدا ہو گیا ہے۔

~~~~~~~~~~

ہم کہتے ہیں کہ سر دست اس سے بحث نہیں کہ روس کا منصوبہ اور اس کے عزائم کیا ہیں اور اس جبر سے کون کون سے ملک خطرہ میں ہیں، معاملہ کی اصل حقیقت پر غور کیجئے! وہ یہ ہے کہ ایک شخص

؎ ملک کا پرچم بھی تبدیل ہونیوالا ہے تمام دنیا روس کی اس جارحیت کیخلاف احتجاج کر رہی ہے۔

(نور محمد ترا کی) فوج کی طاقت کے بل بوتے پر حکومت پر قبضہ کر لیتا ہے اور عوام کے مذہب، کلچر اور ان کی قومی روایات پر جبر و تشدد کے ذریعہ خط تنسیخ پھیرنا شروع کر دیتا ہے، عوام اپنے ان طبعی حقوق کی حفاظت کے لئے اس شخص کے خلاف ایسے ہی صف آرا ہو جاتے ہیں، جیسے کہ ایک زمانہ میں وہ امان اللہ خاں کے خلاف اٹھے اور اسکو حکومت سے دستبردار ہونے پر مجبور کر دیا تھا ان عوام کی تعداد کتنی ہے اور کیسے ہیں؟ اس کا اندازہ اس سے ہی ہو سکتا ہے کہ لاکھوں بھاگ کر پاکستان آگئے ہیں، اور روزانہ آرہے ہیں اور لاکھوں وہ ہیں جو ملک میں رہ کر حکومت سے برسر پیکار ہیں اور اب تک ملک کے بیشتر علاقوں پر قبضہ کر چکے ہیں؟ اب سوال یہ ہے (۱) جو شخص عوام کے استصواب رائے کے بغیر فوجی قوت سے حکومت پر قبضہ کرے اور پھر اس طرح عوام پر شدید ظلم و ستم کرنے لگے جیسے (EMACIDLE) کہتے ہیں وہ بین الاقوامی قوانین کی رو سے مجرم ہے یا نہیں؟ (۲) دوسرا سوال یہ ہے کہ عوام کو اپنے حقوق کی حفاظت کے لیے جنگ کرنے کا حق ہے یا نہیں؟ اگر ان دو سوالوں کا جواب اثبات میں ہے اور یقیناً اثبات میں ہے تو پھر یہ جنگ جس کو بغاوت کہا جاتا ہے قانونی طور پر ملک کا ایک اندرونی معاملہ ہے اور معاملہ بھی بہت نازک اور اہم اس بنا پر یہ روس و افغانستان کے معاہدہ کے تحت ہرگز نہیں آتا اس لیے روس کے جارحانہ اقدام کے لیے کوئی کسی قسم کا جواز پیدا نہیں ہوتا ایک ظالم و جابر اور غاصب حکمراں کے خلاف اگر ملک کے عوام اپنے انسانی حقوق کے تحفظ و بقا کیلئے اٹھ کھڑے ہوں تو فرمایئے ان دونوں میں امداد کا مستحق کون ہے؟ جس حکومت کو عوام نے تسلیم ہی نہیں کیا اس کے ساتھ کسی ملک کے معاہدہ کا سوال کہاں پیدا ہوتا ہے لوگوں کے سوچنے کے پیمانے کتنے غلط ہیں، حقوق انسانیت، غریبوں کے حقوق اور عوام کے حقوق کے دنیا میں ان کے نعرے بلند ہیں، اور ان کے تحفظ کے لئے ایجنسیں بن رہی ہیں، سیاسی اغراض و مقاصد کا دماغوں پر ایسا استیلاء اور غلبہ ہے کہ اس کی وجہ سے حق اور باطل میں کوئی امتیاز باقی نہیں رہا اور اس حمام میں سرمایہ دار اور کمیونسٹ دونوں برہنہ ہو جاتے ہیں۔